(شبِ شہادت امیرالمومنین علیہ السلام)

اے مومنو ہے بیسویں ماہ رمضان کی واحسرت و دردا
بتلاتی ہے بڑھتی ہوئی حسرت پہ مکاں کی واحسرت و دردا

اب نور نہ دیکھے گا کوئی شیر خدا کا، غل ہوگا بکا کا
رونق ہے فقط ایک ہی شب بزم جہاں کی واحسرت و دردا

جب زخم سر شاہ کو جراح نے دیکھا سر پیٹ کے بولا
امید نہیں صحت سردار جہاں کی واحسرت و دردا

ہر کوچہ و بازار میں ہے شور قیامت کیسی ہے مصیبت
بدلی ہوئی حالت ہے ہر اک پیر و جواں کی واحسرت و دردا

حسنین بھی بیتاب ہیں زینب بھی ہیں مضطر ہم روئیں نہ کیوں کر
رخصت ہے کوئی آن میں شاہ دو جہاں کی واحسرت و دردا

بن باپ کے بچوں کی بہت غیر ہے حالت تھمتی نہیں رقت
اب کون خبر لے گا یتیمان جہاں کی واحسرت و دردا

دیکھا ہے لہو جب سے سر شاہ ہدا کا اندھیر ہے دنیا
بیتاب ہیں موجیں بھی ہر اک بحر رواں کی واحسرت و دردا

اس غم سے سر موج صبا جن بھی ہیں گریاں ہے حشر کا ساماں
آواز ہواؤں سے بھی آتی ہے فغاں کی واحسرت و دردا

اب گریہ دعا حق سے میسر ہو زیارت بر آئے یہ حسرت
آگے نہیں اے فکر بس اب تاب بیاں کی واحسرت و دردا